از: حافظ محمد اقبال رنگونی

روس میں مذہبی آزادی اور عالمِ اسلام کی ذمہ داری

گزشتہ چند ماہ سے دنیا کی نام نہاد سپر طاقت "روس" میں زبردست سیاسی و مذہبی انقلاب نے جنم لیا ہے، قرب وجوار کے علاقے آزادی کے خواہاں ہیں۔ طاقت اور ٹینک ان کا راستہ نہیں روک سکے۔ ان علاقوں پر روس کی گرفت ڈھیلی ہوتی جارہی ہے اگر بہ نظرِ غائر ان حالات کا مطالعہ کیا جائے تو ان کے پیچھے افغان مجاہدین کا وہ تاریخی کارنامہ سامنے آتا ہے جس نے دنیا کی اس نام نہاد طاقت کے در و دیوار ہلا کر رکھدیئے اور نوبت بایںجا رسید کہ اس کے اپنے علاقے بھی اس کے قبضے سے نکلنے لگے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ روس میں مذہبی آزادی کا بھی اعلان ہوا۔ رپورٹ کے مطابق سوویت ارکان پارلیمنٹ نے مذہبی آزادی سے متعلق قانون کی منظوری دے کر مذہب پر عشروں سے عائد پابندی نرم کر دی ہے۔ اب مذہبی گروپ منظم کرنے اور ان کے بیرون ملک سفر کرنے کی آزادی ہوگی۔ مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی بھی اجازت دی گئی ہے (جنگ لندن ۲ ۔ اکتوبر ۹۰ء) اس اعلان کا سننا تھا کہ ہر مذہب کے لیڈروں نے پورے منصوبے کے تحت روس میں قدم رکھنا شروع کر دیا ہے۔ یہودی، عیسائی اور دنیا کے دیگر مذاہب کے چوٹی کے علماء وہاں پہنچ چکے ہیں۔ اور روسی عوام کو اپنے دامِ تزویر میں پھانسنے کی پوری جد وجہد کی جارہی ہے۔ T.V کی خبروں کے مطابق عیسائیوں کے رہنما صلیبی نشان اور موم بتیوں کے ساتھ پوری طرح جلوہ گر ہیں چرچوں کے گھنٹے برابر بج رہے ہیں، عیسائیت کی تعلیمات سے آگاہ کیا جارہا ہے ——— افسوس صد افسوس ہے اہل اسلام کے قائدین اور ان کے رہنماؤں پر۔ کہ وہاں ابھی تک کوئی جماعت یا مبلغ نہیں بھیج سکی۔ جو خدا کے منکروں کو خدا کی وحدانیت کا سبق پڑھائے انہیں ایک

ایسے دین سے آشنا کرے جو نہایت صاف وستھرا ہے جس میں کسی قسم کی لچک نہیں سمرقند و بخارا کے مسلمان تڑپ رہے ہیں کہ کوئی خدا کا بندہ آئے اور اس ڈوبتی قوم کو سہارا دے. عرسوں اور جلوسوں کے نام پر مغرب کی یاترا کرنے والے پیر صاحبان کے لیے بھی یہ مسئلہ بطور خاص توجہ کا مستحق ہے۔

اسی دوران روزنامہ جنگ لندن نے اطلاع دی کہ" سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد بن عبدالعزیز نے ایک لاکھ قرآن کریم کے نسخے روس ارسال کیے اور مزید ارسال کیے جا رہے ہیں"۔ اس اطلاع سے جہاں اس بات کی مسرت ہوئی کہ قرآن پاک کی زیارت کو ترسنے والے اب قرآن کریم کی زیارت کر سکیں گے۔ تو ساتھ ہی یہ سوال ابھرا کہ کیا صرف قرآن کریم کے بھیجنے سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا؟ ادیانِ باطلہ کی عیاری کا حال یہ ہے کہ یہ لوگ بائیبل پہلے نہیں بھیجتے بلکہ ایسے افراد بھیجتے ہیں جو انہیں کی زبان میں انہیں عیسائیت سے آشنا کریں۔ ان کو سمجھائیں۔ ان کی تربیت کریں۔ پھر اس کے بعد بائیبل کا نسخہ ہاتھ میں تھما دیا جاتا ہے غرضیکہ پوری طرح ذہنی طور پر عیسائیت کا غلام بنانے کے بعد کتاب دی جاتی ہے اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہم پہلے کتاب بھیج دیتے ہیں سعودی عرب کی حکومت کا ہمیشہ سے یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ مبلغین اسلام کی ایک اچھی خاصی تعداد افریقی اور یورپی ممالک میں اشاعت اسلام کے لیے بھیجتی رہتی ہے۔ یہاں پر بھی اس طرح ہوتا تو بہت مفید اور بہتر ہوتا۔ اُمید ہے کہ سعودی عرب کی حکومت اس معاملے میں فوری طور پر قدم اٹھائے گی۔ اور ایسے علماء و مبلغین کی خدمات حاصل کرے گی جو روسی عوام کو قرآن کریم کی تعلیم سے آگاہ کریں اور انہیں صحیح عقائد سے واقف کرائیں رابطہ عالمِ اسلامی کے قائدین کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سلسلے میں علماء اسلام کی خدماتِ جلیلہ سے فائدہ اٹھائے۔ اور دین قیم کی پاک وصاف تعلیمات سے روسی عوام کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے کا ذریعہ بنے۔ آمین۔

امریکہ روس کی مفاہمت خطرے کی گھنٹی

گزشتہ چند سالوں سے دنیا کی دو بڑی طاقتوں کے سربراہوں کا اجلاس برابر جاری ہے جن میں ایٹمی ہتھیاروں کی کمی۔ اور دوسرے موضوعات زیر بحث آتے ہیں. بظاہر ان

اجلاسوں کا مقصد آپس میں کشیدگی کم کرنا ہے۔ لیکن چین کے وزیرِ اعظم کے بقول امریکہ اور روس کی مفاہمت سے دنیا مزید غیر مستحکم ہو گئی ہے ان کا کہنا ہے کہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ مفاہمت دنیا کے لیے امن لے کر آئی ہے بلکہ اس کے برعکس دنیا کی حالیہ صورت حال مزید غیر مستحکم ہے اور خلیج کا بحران اس عدم استحکام کی محض ایک مثال ہے (جنگ لندن ۲۲ ستمبر ۹۰ء) جب کہ سچی بات یہ ہے کہ ان دونوں طاقتوں میں کبھی کشیدگی نہ تھی۔ بظاہر ایک دوسرے کے بڑے حریف لیکن بباطن ایک دوسرے کے حلیف تھے۔ ان دونوں کا مقصد اپنے آلات حرب کی فروخت، اور اس کے اثرات معلوم کرنا تھا۔ اور انکا استعمال زیادہ تر اسلامی ممالک اور اہل اسلام کے خلاف کیا گیا۔

دنیا اس بات سے بے خبر نہیں کہ امریکہ اپنے ہتھیاروں کو اسرائیل کے ذریعہ فلسطین میں استعمال کرتا رہا۔ فلسطینی مسلمانوں کے خلاف وہ تمام طریقے اختیار کیے گئے جن سے انسانیت بھی شرمارہی تھی لیکن کیا مجال کہ روس جیسی سپر طاقت اسرائیل اور امریکہ کی ناکہ بندی کرتے ہوئے فلسطینی مسلمانوں کو ان زیادتیوں سے نجات دلاتی۔ اس نے زبانی جمع خرچ کے طور پر بہت کچھ کیا لیکن اس کا کہنا نہ کہنا برابر ہی تھا۔ اسی طرح جب روس افغانستان میں مسلمانوں کے خلاف اپنے ہتھیاروں کو آزماتا رہا۔ امریکہ اور اس کے حواریوں نے بظاہر اس کا بُرا منایا۔ لیکن بتایئے کیا اسی طرح ردِّ عمل کا اظہار کیا جس طرح آج عراق کے خلاف ردعمل کا اظہار کیا جا رہا ہے؟ - نہیں - جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ان اجلاسوں کا مقصد یہ ہی ہے کہ کوئی لائحہ عمل طے کیا جائے۔ کہ جہاں امریکہ دخل اندازی کرے اس کو پوری اجازت دی جائے اور جہاں روس اپنے قدم جمانا چاہے۔ امریکہ اپنی آنکھ دوسری طرف پھیر دے۔ اور یہ آنکھ مچولی کا کھیل برابر جاری رہے۔ اور اہل اسلام کا خون بہتا رہے۔

اس صورت حال پر بھی عالم اسلام کے قائدین کی آنکھیں نہیں کھلتیں، ابھی تک ایک دوسرے کا گریبان چاک کرنے کی فکر میں ہیں ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہیں کاش کہ عالمِ اسلام کے قائدین امریکہ اور روس کی روز بروز بڑھتی ہوتی مفاہمت اور دوستی کے پیشِ نظر اپنی صفوں میں بھی اتحاد و اتفاق پیدا کریں۔